مرغِ آتش کا رقص

Author: Anita Mani
Illustrators: Anita Mani, Vijay Kumar Sethi
Translator: Anis Azmi

ایک ٹانگ کے پنجوں پر اُچک کر بیلے ناچ کرتے ماہر رقاصوں کی طرح، حسین جھلملاتے گلابی پَروں کو تھرکاتے... نیلی جھیل کے پانی میں یہ گلابی بادل کی طرح نظر آتے ہیں، پرندوں کی دنیا میں مرغِ آتشی کو حسین شہزادیاں مانا جاتا ہے۔

بیلے: فرانس و اٹلی کا ایک خاص رقص جس میں پنجے و ایڑی کااستعمال خاص طور پر ہوتا ہے۔

مرغِ آتشی کو انگریزی میں ’’فلیمنگو‘‘ کہا جاتا ہے جو اسپینی لفظ’’فلیمنکو‘‘ یعنی ’’آتش‘‘ سے بنا ہے۔ اس پرندے کانام اس کے دمکتے گلابی رنگ کےپَروں کی وجہ سے پڑا ہے جو آگ کا احساس دلاتا ہے۔

فلیمنکو یورپی ملک اسپین کے ایک مشہور رقص کا بھی نام ہے اور اکثر لوگوں کا یہ ماننا ہے کہ یہ رقص اسی دلکشن پرندے ’’مرغِ آتشی‘‘ کی حرکات کو دیکھ کراس کے نام سے بنایا گیا ہے جس کی رقاصائیں اپنے پنجوں پراُچک کر اسے پیش کرتی ہیں۔

جب بھی ہمیں مرغِ آتشی کا خیال آتا ہے ہمارے ذہن میں اس کے حسین دلکشن گلابی پنکھ ضرور آتے ہیں۔ تعجب ہے کہ اس پرندے کو یہ خوبصورت گلابی رنگ اس کی غذا(خوراک) کی وجہ سے ملا ہے۔ رُغِ آتشی کی خوراک میں شامل ہیں بہت چھوٹے والی جھینگے، بہت چھوٹے پانی کے کیڑے، چھوٹے چھوٹے کیکڑے اور پانی میں پائے جانے والی باریک گھاس۔ اس غذا کی خوبی یہ ہے کہ اُس سے پَروں کا رنگ گلابی ہوجاتا ہے۔ اگرمرغِ آتشی کسی ایسے علاقے میں چلے جاتے جہاں ان کی یہ خوراک انہیں نہ ملے تو کچھ ہی دنوں میں ان کے پَروں کی رنگت سفید ہوتی چلی جاتی ہے۔

مرغِ آتشی پانی کا پرندہ ہے۔ اس لیے یہ جھیلوں یا دریا کے کنارے بسیرا کرتاہے اور پانی سے ہی اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔ یہ پرندہ بہت ہی اونچا اور لمبا ہوتا ہے، کچھ کی لمبائی تو 1.5 میٹر تک ہوتی ہے یعنی آدمی کے قد کے برابر۔
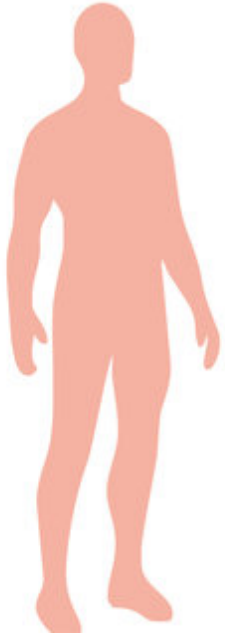
اس پرندے کی ٹانگیں بہت لمبی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے یہ چلتے چلتے پانی کے اندر بہت دور نکل جاتے ہیں۔ یہ بات دیگر ہے کہ اکثر تصاویر میں انہیں چھچھلے پانی میں ہی دکھایا گیا ہے ۔ مرغِ آتشی پانی میں رہنے والے دوسرے پرندوں کی ہی طرح ہی تیرتے ہیں جیسے کہ بطخ، ان کے پنجوں میں بھی جھلّی ہوتی ہے۔

جھلّی دار پنجوں سے پرندے پانی کو پیچھے دھکیل کر سطح تک پہنچ جاتی ہیں۔

اُران بھرنے میں بھی یہ زبردست ہتےہیں اور یہ 50 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑ سکتے ہیں۔ یعنی عام طور پر سڑکوں پر دوڑتی کاروں کی طرح۔

یہ عام طور پر لمبی اُڑان بھرتے ہیں یعنی ایک ہی بار مین 500 کلو میٹر کافاصلہ طے کرلیتے ہیں۔ مطلب دلّی سے لکھنؤ کا جو فاصلہ ہے، اس سے بھی زیادہ۔

مرغِ آتشی کے ریوڑ کا پانی سے اُڑان بھرنے کا منظر بے حد دلکش ہوتا ہے...بالکل کسی ہوائی جہاز کی اُڑان کی طرح، اپنے پَروں کو پھیلاکر جھلتے ہوئے اور اسی عمل کے ساتھ بہت تیز دوڑتے ہوئے پانی سے ہوا میں یعنی آسمان میں پرواز، یہ منظر بہت ہی خوبصورت لگتا ہے۔

مرغِ آتشی دوسرے پرندوں سے کس طرح مختلف ہے؟ اپنے خوبصورت گلابی رنگ کے علاوہ ایک چیز اِسے دوسرے پرندوں سے الگ کرتی ہے اور وہ ہے اس کی بے حد لمبی گردن۔ مرغِ آتشی کی گردن میں 19 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ لمبی گردن مرغِ آتشی کو پانی کی سطح سے خوراک تلاش کرنے میں بہت مدد کرتی ہے۔ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ قدرت نے اس پرندے کو مچھلی پکڑنے کے لیے لمبی سی چھڑ دے رکھی ہے۔

پرندوں کی عمر کا تعلق ان کے جسمانی قد سے ہوتا ہے۔ جتنا لمبا پرندہ ہوگا اتنی ہی لمبی اس کی عمر ہوگی۔ اب چونکہ ان کا قد لمبا ہوتا ہے۔ اسی لیے مرغِ آتشی کی عمر اوروں کے مقابلے لمبی ہوتی ہے۔ مرغِ آتشی عام طور پر بیس سے تیس سال کے ہوتے ہیں۔ زیادہ بڑے مرغِ آتشی کی عمر تیس سے پینتیس برس کی ہوتی ہے ۔ پرندوں میں ان کی عمر اوروں سے زیادہ ہے۔

مدت زندگی: کوئی انسان یا مخلوق کتنے سال کی زندگی پاتا ہے ، وہ اس کی مدت زندگی ہے۔

مرغِ آتشی کی کل چھ قسمیں پائی جاتی ہیں اور یہ پوری دنیا میں یعنی یورپ،ایشیا، افریقہ اور جنوبی و شمالی امریکہ میں موجود ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ مرغِ آتشی نسل کی ایک قسم ''اینڈین'' خطرے میں ہیں اوردنیا میں یہ پرندہ صرف تیس ہزار سے بھی کم ہی بچا ہے۔

خطرہ: جب کسی قسم کی مخلوق ختم ہونے کے کگار پر ہوتو مان لیا جاتا ہے کہ یہ

نسل خطرے میں ہے۔

پورے ہندوستان میں مرغ آتشی پائے جاتے ہیں۔ اس کی زیادہ تعداد تو راجستھان، گجرات، اڈیشہ، تامل ناڈو اور آندھرا پردیش میں ہے۔

ہندوستان میں دو طرح کے مرغِ آتشی پائے جاتے ہیں۔ ایک بڑا مرغِ آتشی اوردوسرا چھوٹا۔ جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے، بڑا مرغِ آتشی چھوٹے کے مقابلے بڑاہوتا ہے۔

کیاآپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ مرغ آتشی گجرات کا ریاستی پرندہ ہے؟ یہ پورے صوبے میںہزاروں کی تعداد میں موجود رہتا ہے۔

مرغِ آتشی عام طور پر برے جھُنڈ میں رہتے ہیں جس کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے۔ نیلی جھیل کے پانی کی سطح پر یہ مرغِ آتشی گلابی پھولوں کی مانند نظرآتے ہیں۔ مرغِ آتشی کے سب سے بڑے ریوڑ پوربی افریقہ کی جھیلوں میں پائے جاتے ہیں،جہاں اکثر ایک وقت میں ان کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے۔

مرغِ آتشی بڑے بڑے ریوڑ کی شکل میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ شاید اس طرح وہ کودکو زیادہ محفوظ محسوس کرتے ہوں۔ یہ اپنے کھانے کو تلاش کرتے ہوئے بہت دیر تک اپنا سر اور آنکھیں پانی کے اندر رکھنے پر مجبور ہیں، اس لیے ایسی صورت میں بڑاریوڑ ان کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے ۔ ایسے میں کسی بھی خطرہ سے ریوڑ کے دوسرے پرندے ہوشیار کرسکتے ہیں۔

کیا آپ کو علم ہے کہ مرغِ آتشی کے ریوڑ کو انگریزی زبان میں کالونی کہاجاتا ہے؟

یہ تصویر پوربی افریقہ کی بگوریہ جھیل میں چھوٹے مرغِ آتشی کے بڑے جھنڈ کی ہے ۔ اس جھیل میں پانی کا بڑا ذخیرہ ہے جسے ''سوڈا'' جھیل بھی کہتے ہیں۔ اس کے پانی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ قدرتی طور پر اس کے پانی میں کئی طرح کا نمک ملاہوا ہے۔ اس لیے وہ چرند اور پرند جو تیز نمک والا پانی نہیں پی سکتے ہیں وہ یہاں بسیرا کرتے۔ لیکن مرغِ آتشی کے لیے یہ سوڈا جھیل، پانچ ستارا ہوٹال ہے ۔ ایسا اس لیے، کیونکہ زیادہ نمکین پانی والی ان جھیلوں میں ایک خاص طرح کے پودے اُگتے ہیں جن کو مرغِ آتشی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ اورزیادہ نمکین ہونے کی وجہ سے بہت سے پرندے ادھر آتے ہی نہیں۔ اس لیے مرغ آتشی مزے میں کھاتے رہتے ہیں۔

سوڈا جھیل کے پانی میں تیزابیت کو کاٹنے کا معدہ بھی ہے لیکن اکپر پرندوں کو جلن کی شکایت پیش آتی ہے، سو وہ دور رہتے ہیں۔ مرغِ آتشی اور گنتی کے چندجانوروں کو ہی یہ پانی راس نہیں آتا ہے۔ بہت ممکن ہے انہیں یہ جھیلیں زیادہ پسندہوں۔ اہیں جب بھی کوئی خطرہ نظر آتا ہے تو وہ جھیل کے کناروں سے گہرے پانی کی طرف چلے جاتے ہیں جہاں دوسرے جانور اور پرندے کم تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔

اس پرندے کی کچھ باتیں بہت عجیب ہیں جب یہ کھانا کھاتے ہیں:

- اس کے بعد یہ اپنی چونچ کو پانی کے اندر بلکہ پورے سر کو پانی کے اندر گھسا کرپوری چونچ میں ایک کپ جتنا پانی بھرلیتے ہیں۔

- سر کو پانی میں ڈبو کر اپنی چونچ کو چھلنی کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ جب یہاپنی چونچ کو بند کرتے ہیں تو سارا پانی باہر نکل جاتا ہے اور ان کے کھانے کے لیےجھینگا، چھوٹے کیڑے یا گھاس ان کی چونچ میں پھنسی رہ جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ مرغِ آتشی کا سر اُس وقت الٹی طرف ہوتا ہے جب وہ کھانا کھاتے ہیں؟

جب مرغِ آتشی کو گھر بسانے کا خیال آتا ہے تو وہ اپناجوڑا تلاش کرتے ہیں۔ یہ اپنے ساتھی کو خوش کرنے کے لیے تمام ترکیبیں آزماتے ہیں۔اپنے آپ کو تندرست اور بہتر دکھاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ لپ اسٹک، پاؤڈر تو نہیں لگا سکتے۔ ان کی دُم کے قریب ایک گانٹھ ہوتی ہے جس میں قدرتی طور پر خاص طور پر خاص قسم کا تیل نکلتا ہے جسے اپنی چونچ میں لگا کر یہ اپنے پروں پر رگڑ کر انہیں زیادہ گلابی اور چمکدار بنادیتے ہیں۔

دوسرے پرندوں کی طرح یہ ہر سال انڈے نہیں دیا کرتے۔ جب اچھی بارش ہوتی ہے تبھی یہ انڈے دیتے ہیں۔ اس کی وجہ ہے کہ زیادہ بارش ہونے پر انہیں اپنے مطلب کا گھروندہ بنانے کا مناسب سامان مل پاتا ہے ۔ اچھی بارش کی وجہ سے ہی جھیلوں، تالابوں، ندیوں میں زیادہ پانی آتا ہے اور مرغِ آتشی کو اپنی پسند کا کھان مل پاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اچھی بارش کی وجہ سے بھوکے چوزوں اور ماں دونوں کی خوراک پوری ہوجاتی ہے۔

چونکہ مرغِ آتشی عام طور پر ایک بڑے جھنڈ میں اپنی آبادیاں بساتے ہیں اس لیے ان کے جھنڈ میں یا تو خوب چوزے نظر آتے ہیں یا پھر ندارد ہوتے ہیں۔

یہ انڈے دینے سے پہلے اپنے گھروندے بناتے ہیں۔ یہ دوسرے پرندوں کی طرح درختوں پر نہیں بلکہ زمین پراپنے گھروندے بناتے ہیں۔ یہ مٹی، کیچڑ، پتھروں اور تِنکوں کی مدد سے اپنا گھروندہ بناتے ہیں جو دیکھنے میں آتش فشاں کی شکل کا نظرآتا ہے۔ یعنی ان کا گھروندہ چاروں طرف سے اُٹھا ہوا ہوتا ہے اور درمیان میں گہرا جس کی وجہ سے ان کے انڈے لڑھک کر باہر نہیں آپاتے ہیں۔

مرغِ آتشی کے اندے کافی بڑے ہوتے ہیں۔ اس لیے مادہ پرندےایک ہی انڈا دیتی ہے اور انڈے کو سینے کا کام مادہ پرندہ کا نَر ساتھی کرتا ہے،یوں تو دونوں ہی باری باری انڈے پر بیٹھتے ہیں۔ ایک ماہ کے لمبے انتظار کے بعدچوزہ انڈے سے باہر آتا ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ان کا بچہ ان کی طرح گلابی رنگ کا نہیں بلکہ سفید اور مٹ میلے رنگ کا ہوتا ہے۔ مرغِ آتشی کے بچّے کے پنکھوں کوگلابی ہونے میں تقریباً تین برس لگ جاتے ہیں۔

انڈے سے چوزے کے باہر نکلنے کے بعد ماں باپ کا اصلی کام شروع ہوتا ہے۔ پہلے ایک دو ہفتہ چوزہ گھروندے میں ہی رہتا ہے، جہاں اس کے ماں باپ اپنی چونچ سے اس کی چونچ میں دودھ جیسی کوئی چیز ڈال کر پلاتے ہیں۔ اس کے بعد ماں باپ چوزہ کو اپنے ساتھی پانی میں لے جاتے ہیں اور اُسے سکھاتے ہیں کہ پانی میں چونچ ڈبو کر کس طرح کھانا تلاش کیا جاتا ہے، اس طرح چوزہ بہت جلد سیکھ جاتا ہے۔آپ نے شہروں میں بچوں کے ''کریش'' (Creche) کے بارے میں ہی سنا ہی ہوگا جہاں والدین اپنے چھوٹے بچوں کو دن بھر کے لیے رکھ جاتے ہیں جہاں ان کا خیال رکھا جاتا ہے۔

آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ مرغِ آتشی اپنے ریوڑ میں انسانوں کی طرح ''کریش'' کا بندوبست کرتے ہیں۔ کئی ''کریش''میں تو ہزار چوزے موجود ہوتے ہیں۔ ان چوزوں کو ان کے والدین کھانا کھلاتے آتےہیں۔ آپ سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ ہزارہا چوزوں میں والدین اپنے چوزوں کو کیسے پہچانتے ہوں گے؟ وہ انہیں ان کی آواز سے پہچان لیتے ہیں۔

مرغِ آتشی دیکھنے میں کتنے ہی نفیس نظر آئیں لیکن شور بے پناہ مچاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو کتّے کے غرانے یا کھڑکھڑانے کی سی آوازیں نکالتے ہیں تو کبھی گاڑی کے ہارن کی سی آوازیں نکالتے ہیں۔ان آوازوں سے یہ ایک دوسرے کو آپس میں جوڑ کر رکھتے ہیں۔

مرغِ آتشی پانی کا پرندہ ہے ۔ماحولیات میں ان کی کیا حصہ داری ہے؟ یہ پانی کے اندر موجود کائی کو چاٹ جاتا ہےاور اسی کے ساتھ پانی میں موجود کئی طرح کی گھاس کو جوا گر یہ نہ کھائیں تو پورےتالاب کو گھاس کھاجائے۔

چونکہ یہ دنیا کے بیشتر حصوں میں پائے جاتے ہیں اس لیے انہیں دیکھنے کے لیے سیاح بڑی تعداد میں یہاں سے وہاں آتے جاتے ہیں۔ ان سیاحوں کی وجہ سے جانے کتنے لوگوں کا پیٹ بھرتا ہے، کتنے ہوٹل چلتے ہیں، کتنی گاڑیاں چلتی ہیں۔ اس طرح غور کیا جائے تو مرغِ آتشی کی وجہ سے کتنے لوگوں کا روزگار چلتا ہے۔

کیا ان خوبصورت پرندوں کا کائی دشمن بھی ہے جن سے انہیں کوئی خطرہ ہے؟ یہ جس طرح کے پانی میں بسیرا کرتے ہیں، خاص طور سے سوڈا جھیل جیسی جھیلوں میں جہاں کا پانی اتنا کھارا ہے کہ دوسرے جانور وہاں پھٹکتے تک نہیں۔

اس طرح مرغِ آتشی اکثر ان خطروں سے دور ہوتے ہیں، ہاں چھوٹے بچّے اکثر گدھوں ، لومڑیوں اور لکڑ بگّا کے شکار ہوجاتے ہیں۔

لیکن سب سے زیادہ خطرہ اس پرندے کوہم سے ہے، ہم انسانوں سے۔ انسان اپنے کھانے کے لیے بھلے ہی ان کا شکار نہ کرتا ہولیکن اِن پرندوں کی آبادیوں کے بہت قریب جب انسان اپنی کالونیاں، فیکٹریاں، سڑکیں یا آبادی قائم کرتا ہے تو ان کا وہاں رہنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ اس طرح انسان کی طرف سے مسلسل ان کے چین میں خلل پڑرہا ہے اور انہیں اپنی مرضی کی دوسری بہتر جگہ بھی نہیں مل رہی ہے جہاں یہ جاکر آباد ہوسکیں۔

ان خوبصورت، نازک پرندوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے صاف پانی میں زندہ جاوید کمل کھلے ہوں، ایسے دلکش نظارے ہمیں کم ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ایسے حسین منظر ہماری آنکھوں سے دور نہ ہونے پائیں بلکہ آئندہ زمانوں میں بھی لوگ انہیں دیکھ کر خوش ہوتے رہیں۔

31/32

Images Attributions:

Page 11: Map of the world, by Anita Mani, Vijay Kumar Sethi © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 12: Four flamingos, by Vijay Kumar Sethi © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 13: Two flamingos in flight, by Vijay Kumar Sethi © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 14: A group of flamingos standing in the water, by Anita Mani © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 16: Huge flock of flamingos wading in the water, by Anita Mani © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 18: Flamingos eating out from muddy water, by Vijay Kumar Sethi © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 20: A group of pink and white flamingos , by Anita Mani © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 22: A flock of flamingos together in the water, by Anita Mani © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 23: A group of flamingos, by Anita Mani © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 24: Three flamingos captured mid flight, by Vijay Kumar Sethi © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 26: A large stretch of land with flamingos everywhere, by Vijay Kumar Sethi © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license. Page 27: Faraway view of pink birds in water on a huge stretch of land, by Anita Mani © Pratham Books, 2015. Some rights reserved. Released under CC BY 4.0 license.

The development of this book has been supported by Parag (Promoting Innovative Publishing in Education), a Sir Ratan Tata Trust Initiative.

مرغِ آتشی کا رقص

(Urdu)

مرغ آتشی کے جھنڈ کو جھیل کے پانی میں دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے کمل کھلے ہوں۔ گلابی خوبصورت منظر اپنی نگاہوں میں قید کرنا ہے۔ واہ! یہ اتنے گلابی کیوں ہوتے ہیں؟ کیا یہ میک اَپ کرتے ہیں؟ ان کی لمبی گردن میں کیا ایک ہی ہڈی ہوتی ہے؟ پیش ہے یہ خوبصورت کتاب جو اس دلکش پرندے کے حوالے سے آپ کے تمام سوالوں کو جواب دیتی ہے۔

This is a Level 3 book for children who are ready to read on their own.